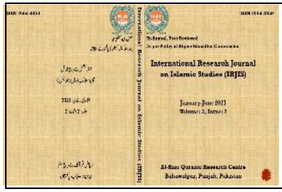

**International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)**
**ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)**
**Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com**
**E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com**
**Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur**

# معاصر مسائل کا فہم وادراک اور مباحثِ سیرت-تیسیر القرآن از مولانا عبدالرحمن کیلانی کا خصوصی مطالعہ

# Endorsement Through Biographical Discussions in Taysir al-Qur'an by Maulana Abdul Rehman Keilani on Contemporary Substances

**1. Khadija Bukhari,**
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies,
RIPHAH international University, Faisalabad, Punjab, Pakistan
Email: syedayyuby@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0004-8173-3678

**2. Sadia Sardar,**
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan
Email: sadia.sardar843@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0003-9123-3993

**3. Muhammad Farooq Iqbal,**
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Punjab, Pakistan
Email: frqiqb@gamil.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0004-9126-3996

To cite this article: Khadija Bukhari, Sadia Sardar and Muhammad Farooq Iqbal. 2023. "معاصر مسائل کا فہم وادراک اور مباحثِ سیرت-تیسیر القرآن از مولانا عبدالرحمن کیلانی کا خصوصی مطالعہ: Endorsement Through Biographical Discussions in Taysir al-Qur'an by Maulana Abdul Rehman Keilani on Contemporary Substances". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 5 (Issue 1), 78-87.

| | |
|---|---|
| **Journal** | International Research Journal on Islamic Studies<br>Vol. No. 5 \|\| January - June 2023 \|\| P. 78-87 |
| **Publisher** | Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur |
| **URL:** | https://www.islamicjournals.com/urdu-5-1-7/ |
| **DOI:** | https://doi.org/10.54262/irjis.05.01.u7 |
| **Journal Homepage** | www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs |
| **Published Online:** | 30 June 2023 |

**License:** This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

## Abstract:

This article describes some facts of innumerable problems of Muslims in light of the teachings of Abdul Rehman Kelani's tafsir Taysir al-Qur'an. Today's Muslims have lost their original position and dignity and are suffering from innumerable problems because they have crossed the boundaries and limitations established by the true Creator. Today's Muslims have chosen the path of humiliation for themselves. If viewed differently, the cause of all the resources facing the Islamic world now is only distance from religion. If Muslims want to

eliminate these problems, they must follow the Quran's teachings because the Messenger of Allah (PBUH) said, "I am leaving two things in you. The Book of Allah and my Sunnah. Hold fast to them. If we follow this order of the Prophet of Allah (PBUH), then no power in the world can harm the Muslims." And the requirement of holding fast to the rope of Allah is that Muslims should be consistent in their words and actions, submits their actions to the Qur'an and Sunnah, obeys commands and prohibitions, and keeps in mind the difference between truthfulness and falsehood; it is necessary to confirm with words as well as with actions.

**Keywords**: Qur'an and Sunnah, Taysir al-Qur'an, Maulana Abdul Rehman Keilani, Prophet of Allah, Muslims

## تمہید:

آج کا مسلمان اپنا اصل مقام اور وقار کھو چکا ہے اور لاتعداد مسائل کا شکار ہے کیونکہ خالق حقیقی کے قائم کردہ حدود و قیود کو وہ عبور کر چکا ہے۔ وہ خود کو عقل کل سمجھنے لگ گیا ہے۔ اسی طرز فکر پر ابلیس راندہ درگاہ ہوا تھا تو حضرت انسان اعمال کی بنا پر کیسے منظور نظر رہ سکتا ہے۔ آج کے مسلمان نے خود اپنے لئے ذلت و خواری کا راستہ منتخب کیا ہے۔ اس کے اسباب بے شمار ہیں۔ مثلاً دینی انحطاط، تربیت کا فقدان، اخوت و بھائی چارے کا فقدان، قانون کی بالادستی کا نہ ہونا، امانت و دیانت کے تصور کا ختم ہونا، عدل و انصاف کا نا ہونا، معاشی عدم استحکام، اجارہ داری، غریبوں کا استحصال، فرقہ واریت، سود کا رائج ہونا، نااہل حکمران، سوشل میڈیا، وغیرہ۔

جس خالق نے اس کائنات کو تخلیق کیا اس نے اس کی تخلیق کا مقصد بھی بتا دیا کہ اس کا منشا اس کائنات کو تخلیق کرنے کا کیا ہے۔ یعنی اچھائی اور برائی میں تمیز اور نیکی اور بدی کے تصور میں فرق واضح کرنا۔ جو خالق کے قائم کردہ اصولوں پر کاربند ہو گا وہ کامیاب ہو جائے گا اور جو روگردانی کرے گا وہ ذلیل و خوار ہو گا۔ مولانا عبد الرحمٰن کیلانی تفسیر تیسیر القرآن میں تخلیق کائنات کے مقصد کے بارے میں لکھتے ہیں۔

> "تخلیق کائنات کا اصل مقصد یہ ہے کہ یہاں میدان کارزار گرم ہو۔ حق و باطل کا معرکہ جاری رہے۔ حق باطل پر حملہ آور ہو اور اس کا کچومر نکال کر بھاگنے پر مجبور کر دے۔ پھر جن لوگوں نے حق کا ساتھ دیا ہو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے انعامات سے نوازے اور اہل باطل کو تباہ و برباد کر دے"[1]

مولانا عبد الرحمٰن کیلانی تفسیر تیسیر القرآن میں تخلیق انسان کے مقصد کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:

خالق کائنات نے اپنی بابرکت کتاب میں واضح الفاظ میں فرمایا کہ:

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ"[2]

"میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں"

اس عظیم کائنات میں جن اور انسان ہی شرعی احکام کے پابند ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ ان کو میں نے صرف اپنی عبادت کے لیے تخلیق کیا ہے۔[3]

1 Kīlānī, 'Abd-al-Raḥmān, tafsīr Taysīr al-Qur'ān, Maktabat al-Salām, Wasan pwrh, Lāhūr, 1432h, V3, Pg 98.
2 al-Qur'ān: aldhāryāt 51:56.
3 Kīlānī, 'Abd-al-Raḥmān, tafsīr Taysīr al-Qur'ān, V4 : Pg 303.

اب جبکہ مسلمان اپنا مقصد حیات بھول چکے ہیں اپنے مرکز سے ہٹ چکے ہیں اور کفار کی روش پر چل نکلے ہیں تو ہر جگہ اور ہر لمحہ ذلیل و رسوا ہو رہے ہیں۔

یعنی امت مسلمہ کو اللہ تعالیٰ نے خاص صفات سے متصف کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو نہ صرف کتاب ہدایت سے نوازا بلکہ ہادی رسول ﷺ سے بھی نوازا جنھوں نے اپنی ساری زندگی اس کتاب پر عمل کر کے دکھادیا۔ اس کتاب (قرآن پاک) کی اہمیت انسان کے لئے بلکل ایسے ہی ہے جیسے آجکل ہم کوئی مشینری خریدیں تو ساتھ میں ایک راہنما کتابچہ تھمادیا جاتا ہے۔ جس میں یہ راہنمائی موجود ہوتی ہے کہ اس کو کس طرح استعمال کرنا ہے تاکہ مفید ثابت ہو اور کیا کیا احتیاط کرنی ہیں۔ تاکہ دیرپا اور اچھے نتائج حاصل ہو سکیں۔ بلکل ایسے ہی قرآن پاک کو انسان کے لئے راہنمائی کا ذریعہ بنادیا۔ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کی جن لوگوں نے قرآن پاک کی تعلیمات پر عملی کیا تو وہ تین سو تیرہ ہو کر بھی ہزار پر بھاری تھے۔ وہ نہتے تھے اور دشمن اسلحہ سے لیس تھا۔ لیکن مسلمان حب خدا اور حب رسول سے لیس تھا۔ اس کو یقین تھا کہ:

"وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا"[4]

جب تک مسلمان قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتا ہے خدا کے وعدے کے مطابق کامیابی اس کے قدم چومتی ہے۔ اور جیسے جیسے مسلمان قرآن سے دور ہوتا ہے ذلت اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والا رب اُس سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ جس سے رب چھوٹ گیا اس سے سب کچھ چھوٹ گیا۔ اس سے بڑھ کر کوئی نقصان ہو ہی نہیں سکتا۔

"يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ"[5]

اس سے مراد یہ ہے کہ انسان خدا کے احکام سے منہ موڑ کر اپنا ہی نقصان کرتا ہے کیونکہ جیتے جی اور مر کر بھی ہم اسی خالق کو جواب دہ ہیں۔ تو ہم کیسے اس ذات سے روگردانی کر سکتے ہیں جس کی طرف ہم نے لوٹ کر جانا ہے۔ ہمارا ٹھکانہ تو اسی ہستی کے قدموں میں اپنے اعمال کی جواب دہی ہے۔ اگر مسلمان اللہ تعالیٰ کے احکام کے خلاف اپنے نفس کے غلام بن جاتے ہیں تو اس سے بڑی حماقت کیا ہے کہ وہ سراسر اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔ دنیاء میں بھی ذلت و رسوائی اور آخرت میں بھی ناکام و نامراد۔ اور یہی نہی بلکہ طرح طرح کے مصائب و مشکلات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پریشانیاں انہیں گھیر لیتی ہیں۔ آج کا مسلمان دینی شعور سے بلکل بے بہرہ ہے۔ ارکان اسلام اور شعار اسلام تک سے واقف نہیں لیکن سوشل میڈیا ان کا اوڑھنا بچھونا ہے بلکہ زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ آج کا مسلمان انٹرنیٹ کے جال میں بری طرح پھنس چکا ہے۔ اسے احساس ہی نہیں کہ وہ اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کس قدر سکون کے ساتھ اس بیماری کی نذر کر رہا ہے اور اپنی تخلیق کا مقصد بھول چکا ہے۔ اس وقت اس کی زندگی کا مقصد صرف اور صرف پوسٹیں لگانا یا شیئر کرنا ہے۔ سٹیٹس اپڈیٹ کرنا اور موبائل گیمز کھیلنا ہے۔ یہ مسلمانوں کا شیوا نہیں۔ انسان جب مسلمان بن جاتا ہے تو اس کی زندگی جہاد اکبر بن جاتی ہے۔ وہ ہر لمحہ نفس پر حملہ آور شیطان کا مقابلہ کرتا ہے اور جہاد اکبر کا ثواب پاتا ہے۔ جب انسان نفس کے سرکش گھوڑے کو قابو کر لیتا ہے تو وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ فرشتے بھی اس پر رشک کرتے ہیں۔ آج مسلمان بے شمار مسائل کا شکار ہیں۔ جن کی فہرست تو بڑی طویل ہے مگر ان کو مندرجہ ذیل نکات کی صورت میں بیان کیا جاسکتا ہے۔

### 1. دینی انحطاط اور فتنہ استشراق:

لیکن آج مسلمان بے شمار مسائل کا شکار ہیں۔ جن کی فہرست بڑی طویل ہے۔ اگر ان کو مختصر ترین الفاظ میں بیان کرنا چاہیں تو وہ صرف اور صرف دین سے دوری ہے۔ آج کا مسلمان دین کی حقیقی روح سے ناواقف ہے۔ اس کے دین سے نابلد ہونے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یورپی مستشرقین نئی نسل میں دین کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کر رہے ہیں۔ اس طرح سوشل میڈیا پر مذہبی شعار اور مذہبی شخصیات پر نقطہ چینی کی جاتی

---

4 al-Qur'ān: Banī asrā'y l 17:81.
5 Al-Qur'ān: Al-Bakara 2:9.

ہے۔اور لوگوں میں یہ تاثر پیدا کیا جاتا ہے کہ یہ چیزیں جہالت کی عکاسی کرتی ہیں نعوذ باللہ۔جبکہ دین کا صحیح فہم رکھنے والا شخص جانتا ہے کے قرآن پاک تعلیمات ربانی کا آخری ایڈیشن ہے۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمادیا ہے کہ کسی قسم کی تعلیمات کی ضرورت باقی نہیں رہتی لیکن کفر ہمیشہ حق کے خلاف بر سرپیکار رہا ہے اور آجکل یہ سوشل میڈیا پر میدان سجائے بیٹھا ہے کہ کس طرح علماء کی بشری لغزشوں کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کریں۔اس وقت فتنہ استشراق زوروں پر ہے ان کا مقصد اسلام کے بارے میں ریسرچ کر کے اس کی حقانیت ثابت کرنا نہیں بلکہ اسلام کو نئی نسل کے لئے مشکوک بنانا ہے۔ان کے اذہان میں اسلام کے بارے میں تشکیک پیدا کرنا ہے تاکہ وہ صحیح اور غلط کا فیصلہ ہی نہ کر پائیں اور یوں فرقہ بندی کو ہوا دی جائے۔

## 2. فرقہ بازی:

ہٹ دھرمی اور ضد کی وجہ سے مسلمانان عالم فرقوں میں بٹ چکے ہیں اور دشمنان اسلام اس میں کامیاب ہیں کہ مسلمان اس چیز کو سمجھ ہی نہیں رہے ہیں کہ ان کا اتحاد کس قدر ضروری ہے۔ہر فرقہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنائے اس بات پر مصر ہے کہ یہی صحیح اسلام ہے۔مولانا عبد الرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ فرقہ بازی کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

"لوگوں میں اختلاف اور تفرقہ بازی اس وجہ سے نہیں ہوتی کہ اللہ کی کتاب میں کوئی بات مبہم اور مختلف فیہ ہوتی ہے۔۔۔اور امت کے ٹکڑے کر ڈالے"[6]

اس وقت عالم اسلام کو درپیش مسائل میں سے ایک گھمبیر مسئلہ فرقہ پرستی بھی ہے۔جبکی اتحاد بین المسلمین کے بارے میں واضح قرآنی حکم ہے کہ:

"وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا"[7]

"اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب ملکر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو"

## 3. اخوت و بھائی چارے کا فقدان:

فرقہ بازی کا لازمی نتیجہ ہے کہ ہر فرقے کے ماننے والا سمجھتا ہے کہ میں ٹھیک ہوں باقی سب غلط ہیں۔اس سے مزید مسائل جنم لیتے ہیں یعنی وہ اخوت و بھائی چارے کو خیر باد کہہ دیتا ہے اور قرابت داری بھی ثانوی حیثیت اختیار کر لیتی ہے اور وہ صلہ رحمی کا درس بھی بھول جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

"اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ"[8]

"(یاد رکھو) سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں"

انسانی تعلقات کی دو قسمیں ہیں۔ایک بندے کا اللہ سے تعلق اور دوسرا بندے کا بندے سے تعلق۔جب ان تعلقات کا لحاظ نہیں رکھا جاتا تو بے شمار فساد جنم لیتے ہیں۔جدید دور میں مسلمانوں میں سے رشتہ اخوت ناپید ہو چکا ہے اور یہ بے شمار مسائل کو جنم دے رہا ہے۔مسلمانوں نے اپنے رب سے تعلق ختم کر کے خود کو بے یار و مددگار کر لیا ہے۔اور اس کا سب سے بڑا سبب تربیت کا فقدان ہے۔ہمارے آقائے نامدار ﷺ نے جس طرح تربیت اولاد اور تربیت افراد کا حکم دیا اس کو پس پشت ڈال کر ہم چاہتے ہیں کہ ہم کامیاب ہو جائیں۔یہ ناممکن ہے۔نبی پاک ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا واضح ارشاد ہے:

---

6 Kīlānī, ʻAbd-al-Raḥmān, tafsīr Taysīr al-Qur'ān, V4 : Pg 133.
7 Al-Quran, Ale-Imran 3:103.
8 Al-Quran, Al-Hujraat 49:10.

"وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا "[9]

"اور تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو، اور جس سے روکے رک جاؤ"

مولانا عبد الرحمٰن کیلانی فرماتے ہیں:

"رسول اللہ کا فرمان یقینی شرعی حجت اور واجب الاتباع ہے"[10]

جب اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کی قدر و قیمت خود ہی واضح کر دی تو اس سے روگردانی کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔یعنی اللہ کے پیغمبر کی خلاف ورزی یا ان کے احکام کو پس پشت ڈالنا وجہ ءذلت و خواری ہے جو دنیا و آخرت دونوں میں مقدر یقینی ہے۔جب اللہ کے نبی کے دیئے گئے سانچے میں ہم افراد کو نہیں ڈھالیں گے تو مطلوبہ نتائج کی توقع عبث ہے۔اگر دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کی خواہش ہے تو ہمیں رسول اللہ ﷺ کا اتباع کرنا ہوگا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ "[11]

"کہہ دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا

اور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے"

اس آیت کریمہ میں اللہ عزوجل صرف مسلمانوں سے مخاطب نہیں بلکہ اہل کفار، مشرکین مکہ اور عام عوام سے مخاطب ہیں۔

### 4. معاشی مسائل:

حرام حلال کی تمیز اس دور میں ختم ہو چکی ہے۔مال حرام کھانے کی وجہ سے نہ ہماری عبادتیں قبول ہو رہی ہیں نہ ہی ہماری دعائیں۔کسب حلال کے بارے میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اللہ پاک ہے اور وہ پاک صاف مال قبول کرتا ہے۔اللہ نے مومنوں کو بھی اس بات کا حکم دیا ہے

جس کا اس نے اپنے رسولوں کو حکم دیا۔اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔۔۔تو پھر

اس کی دعا کیسے قبول ہو گئی"[12]

آپ ﷺ نے فرمایا:

"لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ آدمی اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ جو مال اس کے ہاتھ آیا ہے

وہ حلال ہے یا حرام"[13]

یعنی دین سے دوری کے سبب مسلمانوں میں حلال و حرام کی تمیز ختم ہو جائے گی۔یہ ان کے اخلاقی زوال کا باعث ہو گا۔اور اس اخلاقی زوال کے باعث سود جو کہ اللہ کے ساتھ جنگ کا مصداق ہے اس کو بھی رائج کر لیا گیا ہے۔اور یہ مسلم معاشرہ اس قدر بے حس ہو چکا ہے کہ سودی کاروبار کی وجہ سے غریبوں کا استحصال کر رہا ہے جو کہ اسلام میں ممنوع ہے۔اسی سود جیسے ناسور سے معاشی عدم استحکام پیدا ہوتا ہے۔جب مسلمانوں میں حرام حلال کی تمیز ختم ہوتی ہے تو ان میں جائز اور ناجائز کی تمیز بھی ختم ہو جاتی ہے۔اور یہیں سے عدل و انصاف کے مسائل پیدا ہوتے ہیں اور صرف معاشرے میں ظلم کا دور دورا ہو جاتا ہے جس سے مزید کئی مسائل جنم لیتے ہیں۔مثلاً امانت و دیانت اور قانون کی پاسداری کا نہ

---

9 Al-Quran, Alḥshr 59:7.
10 Kīlānī, ‘Abd-al-Raḥmān, tafsīr Taysīr al-Qur’ān, V4 : Pg 409.
11 Al-Quran, Ale-Imran 3:31.
12 Kīlānī, ‘Abd-al-Raḥmān, tafsīr Taysīr al-Qur’ān, V1 : Pg 258.
13 Ibid V1, P 126.

ہونا۔ جاگیر دار طبقہ کا اجارہ داری قائم کرنا۔ جب مسلمانوں میں اچھائی برائی کی تمیز ختم ہو جاتی ہے تو وہ پھر اس دور کی طرف لوٹ جاتے ہیں جس کو ہم تاریکی یا جہالت کا دور کہتے ہیں۔ اس خوف سے نکالنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآنی تعلیمات اور پاک پیغمبر سے نوازا تھا۔ اگر ہم زندگی میں کسی بھی وقت ان دو چیزوں سے منہ موڑیں گے تو یقیناً ہم اسی جہالت کی طرف واپس پلٹ جائیں گے جس میں ظلم و بربریت اپنی انتہاؤں کو چھو رہا تھا جس میں ہر قسم کا استحصال اپنے عروج پر تھا۔

### 5. فحاشی:

اس وقت بھی مسلم معاشرے میں خصوصاً پاکستان میں آجکل حقوق نسواں بل کی بازگشت سنائی دے رہی ہے جو عورت کو اس کے مقدس مقام سے جو اس کو اسلام نے دیا ہے اس سے چھین کر اس کو پستی کے گڑھے میں دھکیلنا چاہتی ہے۔ عورت جب تک اسلام کے سایا عاطفت میں رہے گی وہ نامحرموں اور درندوں سے محفوظ رہے گی۔ وہ گندے اور ناپاک عزائم رکھنے والوں کی حوس کا نشانہ نہیں بنے گی کیونکی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا"[14]

"اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر چادریں لٹکایا کریں۔ اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے"

مسلمان عورتیں پردہ کرنے اور اسلامی احکامات پر عمل کرنے کی وجہ سے اللہ کی پناہ میں چلی گئیں اور تکالیف سے امن میں ہو گئیں۔ اب گندے اور ناپاک عزائم والے افراد ان تک نہی پہنچ پائیں گے بشرطیکہ ان کی اپنی مرضی اس میں شامل نہ ہو۔ اسی لئے آجکل یہودی لابی نے اپنے میڈیا کے ذریعے اور اپنے چاہنے والے لبرل کے ذریعے خواتین کو یہ نعرہ دیا ہے کہ "میرا جسم میری مرضی"۔ ایسے نعرے لگانے والی عورتوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ انہیں نہیں معلوم کہ یہ نعرے لگاتے ہوئے جس راہ پر وہ چل رہی ہیں یہ صرف سراب ہے اور اس پر چل کر وہ دائمی اور ابدی خسارے کی حقدار ٹھہریں گیں۔ دنیا اور آخرت دونوں میں رسوا ہوں گی۔ خدا کے قائم کردہ حفاظتی حصار کو توڑ کر عورت کیسے سمجھتی ہے کہ وہ محفوظ ہے۔ یہ یہود و نصاریٰ کی سازش ہے کہ اس طریقے سے اسلامی معاشرے میں زنا کو عام کیا جائے تاکہ انہیں اسلامی معاشرے سے درپیش خطرات سے نمٹنے میں آسانی ہو۔ جب مسلمانوں کا اخلاقی طور پر دوالیہ نکل چکا ہو گا تو باقی رہ کیا جائے گا۔ جس پر قابو پانا مشکل ہو۔

### 6. سوشل میڈیا:

اس وقت چھوٹے بڑے تمام لوگ میڈیا وار کا شکار ہیں۔ انٹرنیٹ کے جال نے اس نئی نسل کو بری طرح سے اپنے اندر جکڑا ہوا ہے انہیں اس کے سوا اور کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ تمام رشتے ادب آداب، تہذیب و تمدن تقریباً ختم ہو چکا ہے۔ گلوبل ویلج کا تصور بہت تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اس ترقی کے جس قدر فوائد ہیں اس سے کئی گنا زیادہ نقصانات ہیں۔ مادیت پرستی غالب ہے۔ نئی نسل دین اسلام پر پر انسانیت کو ترجیح دیتی نظر آتی ہے جبکہ دین اسلام نے سب سے پہلے انسانی حقوق کا علم بلند کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ"[15]

"بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہے"

14 Al-Quran, Al-Ahzaab, 33:59.
15 Al-Quran, Ale-Imran 3:19.

اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے اور اگر آپ مسلمان ہوں گے تو پھر آپ دوسروں کو انسان سمجھیں گے۔ اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں کفار دشمنوں کو انسان سمجھنا تو دور کی بات جانوروں سے بھی بدتر سمجھتے تھے۔ غلاموں کے ساتھ جانوروں سے بدترین سلوک کرنا اپنا حق سمجھتے تھے۔ دین اسلام کی بدولت ہی انسانوں، غلاموں اور عورتوں کو اپنے حقوق حاصل ہوئے مسلم معاشرے میں جو چیزیں کبھی شجر ممنوعہ ہوا کرتی تھیں ان کی آجکل پرواہ نہیں کی جاتی۔ کیونکہ لوگ پڑھ لکھ گئے ہیں اور لبرل ہوگئے ہیں اور یورپی لابی کا شکار ہو چکے ہیں۔ آجکل میڈیا وار کے ذریعے بچوں کے پروگرام یا کارٹون ہی دیکھ لیں بچوں کو اس عمر سے ہی بوائے فرینڈ اور گرل فرینڈ کا تصور دیا جارہا ہے۔ اس کو مزید پختہ کرنے میں ہمارا ہاتھ ہے۔ کیونکہ ہم بچوں کو یہ چیزیں جو کہ ہمارے معاشرے سے متصادم ہیں دیکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔ اس وقت مختلف چینلز پر غیر مسلم کلچر کو پروموٹ کیا جارہا ہے۔ اور ہم میں سے کسی کے بھی کان پر جوں تک نہیں رینگ رہی۔ جب پانی سر سے گزر جاتا ہے تو پھر ہم لوگ لکیر پیٹنے لگتے ہیں۔ یہاں جس قدر تربیت کی کمی ہے اسی قدر نااہل حکمرانوں کا بھی ہاتھ ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ امانتیں ان کے حقداروں کے حوالے کرو۔ انہی چینل اور میڈیا کا شکار ہونے والے کچے ذہن معاشرے کے لئے ناسور بن رہے ہیں اور ساتھ ساتھ موبائل فون کے سستے ترین پیکیجز، دوستی کی آفرز اور پورن ویڈیوز نئی نسل کے لئے زہر قاتل ثابت ہو رہی ہیں۔ اور اس کے نتیجے میں معاشرے میں اخلاقی بے راہ روی اپنے عروج پر ہے۔ اس وقت لوگ شراب، سود اور زنا جیسے گناہ کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے بالکل خدا کا خوف نہیں کرتے۔ ان کی حالت ویسی ہی ہو چکی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ:

> "میری امت میں سے کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور باجے گاجے وغیرہ کے دوسرے نام رکھ کر انہیں حلال بنالیں گے"[16]

زانی مرد اور زانیہ عورت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کو بذریعہ وحی حکم فرمادیا تھا کہ ان کی سزا کیا ہے۔ کیونکہ خالق کائنات ہی جانتے تھے کہ اس لعنت سے چھٹکارا کیونکر ممکن ہے۔

### 7. فحاشی اور اس کا دائرہ کار:

> "فحاشی سے مراد ہر وہ کام ہے جو انسان کی قوت شہوانیا سے تعلق رکھتا ہو۔ اسلام نے جنسی چھیڑ چھاڑ اور حاجت پوری کرنے کے لئے شرعی نکاح کی راہ کھول دی۔۔۔ آزادانہ اختلاط مرد و زن، فحش گالی گلوچ، غیر مرد اور غیر عورت کی خلوت، یا عورتوں کا بغیر محرم کے سفر کرنا وغیرہ وغیرہ"[17]

آج کل فحاشی کو پھیلانے میں شوشل میڈیا پیش پیش ہے۔ جو کام کل تک سینما گھر، تھیٹر، کلب ہاؤس، ٹی وی پروگرام، لٹریچر، اخبارات و اشتہارات کر رہے تھے اب یہ کام سوشل میڈیا ان سے زیدہ مؤثر طریقے سے کر رہا ہے۔ حتیٰ کہ شریف اور دیندار گھرانوں کے بچے بچیاں بھی اس سے محفوظ نہیں۔ علماء کو چاہیئے کہ اس فحاشی کو روکنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔

جدید دور کا المیہ یہ ہے کہ شرعی سزاؤں کا نفاذ ختم ہو چکا ہے۔ جن ممالک میں اس وقت بھی شرعی سزائیں نافذ ہیں وہاں جرائم اور مسائل کی تعداد بنسبت ان ممالک کے جن میں شرعی سزاؤں کا نفاذ نہیں بہت کم ہے۔ مسلم امہ کے اتحاد کی خاطر مسلم ممالک کو اپنی نئی نسل کو دینی تعلیم دینا

16 Kīlānī, ʻAbd-al-Raḥmān, tafsīr Taysīr al-Qur'ān, V1 : Pg 126.
17 Kīlānī, ʻAbd-al-Raḥmān, tafsīr Taysīr al-Qur'ān, V4 : Pg 143.

ہو گی۔ تاکہ وہ اس چیز سے آگاہ ہو سکیں کہ مسلمان دنیا کے کسی بھی کونے میں رہتا ہو وہ کلمۃ اللہ کی زنجیر سے بندھا ہوا دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ کاش مسلمان اس حدیث کے مفہوم کو سمجھ پائیں:

"حدثنا ابو نعیم حدثنا ذکریا عن عامر قال سمته یقول سمعت النعمان بن بشیر یقول قال رسول اللہ ﷺ تری المؤنین فی تراحم و تئدوا هم و تعاطفهم کمثل الجسد اذا اشتقی عضواً تداعی له سائر جسده بالسهر والحمٰی"[18]

کاش مسلمان اس حدیث کے مفہوم کو ہی سمجھ پائیں کہ

مسلمان ایک جسم کی مانند ہے جب جسم کے کسی ایک حصہ میں تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم اس کو محسوس کرتا ہے۔ اگر مسلمان اس کو سمجھ جائیں تو جن کفار کے بارے میں پیارے نبی نے فرمایا: الکفر ملت واحدہ۔ کبھی بھی مسلمانوں کی طرف میلی آنکھ سے نہ دیکھ سکیں کیونکہ ان کو پتہ ہو گا کہ سخت قسم کی جوابی کاروائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔[19]

## 8. تعلیمی مسائل:

عالم اسلام اس وقت خواب غفلت میں محو ہے۔ تعلیم، نصاب تعلیم اور سائنس اور ٹیکنالوجی کی طرف بالکل توجہ نہیں۔ مسلمان جن کے نبی پر پہلی وحی اقراء تھی اور جن پر علم کو حاصل کرنا فرض قرار دیا گیا ہے:

"طلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة"[20]

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"

تعلیم کی اہمیت مسلمانوں کے لئے اس قدر اہم ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر جو قیدی گرفتار ہوئے انہیں بطور فدیہ دس مسلمان بچوں کو تعلیم دینے کی اجازت دی گئی۔ لیکن مسلمان اس پر توجہ نہیں دے رہے۔ مسلم ممالک کا نصاب تعلیم بد قسمتی سے فنڈنگ کی نظر ہو رہا ہے۔ جب اہل مغرب پیسا دیتے ہیں تو ساتھ میں نصاب تعلیم اور تعلیمی پالیسیاں بھی دیتے ہیں۔ کم عقل حکمران ان کے اشاروں پر ناچتے ہیں اور ان کی لمحوں کی غفلت عوام صدیوں تک بھگتتی ہے۔ مسلم امہ کو چاہیئے کہ وہ مشترکہ لائحہ عمل تیار کریں۔ مشترکہ تعلیمی پالیسیاں مرتب کریں، علماء اور طلباء کے تبادلے ہوں۔ مسلم ممالک اپنے نامور علماء اور طلباء کے کارناموں، کامیابیوں سے ایک دوسرے کو آگاہ کریں۔ آپس میں بھائی چارے اور پیار و محبت کی فضا کو پروان چڑھائیں، ایک دوسرے کی مدد کریں اور مسلمہ امہ کسی بھی مسلم ملک کو بے یار و مددگار نہ چھوڑے۔ ہر حال میں اس کی مدد کی جائے۔ اگر یوں ہر اسلامی ملک دوسرے ملک کو ان کے حال پر چھوڑ کر اپنے معاملات سلجھانے میں لگا رہے گا تو ایک دن اس کی اپنی باری بھی آجائے گی اور دوسرے بھی اس کا ساتھ نہ دیں گے۔ اگرچہ دوسری زبانیں سیکھنی چاہیں کیونکہ ہمارے نبی پاک کی سنت ہے کہ انہوں نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دوسری زبانیں سیکھنے پر معمور کیا۔ تاکہ اپنا مافی الضمیر اس زبان میں بیان کر سکیں اور اپنے دین کی تبلیغ کر سکیں۔ لیکن دوسروں کی زبان کو اوڑھنا بچھونا بنالینا اچھی بات نہیں۔ مسلم ممالک کو چاہیئے کہ مقامی، قومی اور دوسری زبانوں کے ساتھ ساتھ عربی زبانوں کو خاص طور پر رائج کریں اور مسلمانوں کے لئے تو یہ ویسے ہی بہت ضروری ہے تاکہ وہ اپنے رب کے پیغام کو سمجھ سکیں کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کیا کیا احکام دیئے ہیں اور کن باتوں سے روکا ہے۔ مسلمانوں کو عربی کی اہمیت کا اندازہ ہی نہیں۔ ہمارا قدیم علمی ورثہ عربی

---

18 Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl, al-Jāmi' al-ṣaḥīḥ, Kitāb al-adab, Bāb Raḥmah al-nās wa-al-bahā'im, V8, Pg 10.
19 Ibn Mājah, Muḥammad Ibn Yazīd, al-Qazwīnī, abw'bd Allāh, al-sunan, Bayt al-afkār, Riyāḍ, 1998', raqm al-ḥadīth : 224.
20 Ibn Mājah, al-sunan, raqm al-ḥadīth : 224

زبان میں ہے۔بڑی سازش کے ذریعے مسلمانوں کو عربی زبان سے نابلد رکھا گیا تاکہ ان کو اپنی بنیاد اور تاریخ سے واقفیت ہی نہ رہے۔ جبکہ انگریز آج بھی اپنی ہی زبان میں تعلیم دیتے اور سرکاری خط وکتابت کرتے ہیں۔کسی قوم کو تباہ کرنے کے لئے اس کی زبان جو کہ اس کی پہچان ہے اس سے چھین لینا ضروری ہے۔ مسلمانوں سے پہلے عربی زبان سیکھنے اور سمجھنے کا شوق چھینا گیا اور اب بھرپور طریقے سے کوشش جاری ہے کہ ان ممالک میں صرف اور صرف انگریزی کو رائج کیا جائے جو کہ مسلمانوں کے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت ختم کردے۔ان کی تحقیقی صلاحیتوں کو زندہ درگور کیا جاسکے۔اس سلسلہ میں ہماری حکومتیں بھرپور طریقہ سے یورپ کی مدد کررہی ہیں۔ چھوٹے بچوں کو تعلیم ان کی مادری زبان میں دینی چاہیئے اور بڑے ہونے پر قومی زبان میں۔جبکہ ہمارے ہاں انگریزی کا بھوت ہی سوار رہتا ہے جو کہ بچوں کو تعلیم سے باغی کررہا ہے۔ اور جو لوگ پڑھ لکھ رہے ہیں وہ رٹو طوطے ہیں۔کیونکہ ان میں تعمیری اور تخلیقی قوتیں نشوونما نہیں پاسکتی جو کہ اپنی زبان میں ہوسکتی ہیں۔جب بچے سبق کو سمجھ نہیں پاتے تو ناکامی کے ڈر سے باغی ہوجاتے ہیں۔یا بھگوڑے بن جاتے ہیں۔ مسلمانوں کی مقدس کتاب کی زبان عربی، عبادات تقریباً ساری ہی عربی میں ہیں۔تو پھر مسلمان دور اندیش ہوتو اسے عربی زبان کو ساری زبانوں پر ترجیح دینی چاہیئے۔پاکستان کو دیکھا جائے تو اس کے قومی شاعر علامہ محمد اقبال کی شاعری فارسی زبان میں ہے اور وہ مسلمانان ہند کو جگانے کا ذریعہ بنی۔اس وقت ہمارے ملک میں ایک سازش کے ذریعے ختم کیا جارہا ہے تاکہ اقبال کے تصورات، جزبات اور احساسات کو مسلمانوں کی نئی نسل تک نہ پہنچنے دیا جائے۔یہ نااہل اور ناعاقبت اندیش حکمرانوں کی کارستانیاں ہیں کہ انہیں اتنی سمجھ نہیں آرہی کہ بنیادیں مضبوط نہ ہوں تو بڑی سے بڑی عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔چاہے اس کے لئے جو کچھ مرضی کرلیا جائے۔اگر کسی درخت کی جڑیں کھوکھلی اور نرم کردی جائیں تو وہ جلد ہی زمیں بوس ہوجائے گا۔ بالکل اسی طرح مسلمانوں کا تعلیمی نظام ہے جو کہ کفار کی سازشوں سے زمین بوس ہوچکا ہے۔اگر ہم کامیابی چاہتے ہیں تو ہمیں اس کی جڑیں مضبوط کرنا ہوں گی اور اس کی اساس کی طرف لوٹنا ہوگا۔جب ہم یہ کام کرلیں گے تو پھر مطلوبہ نتائج کی امید کرسکتے ہیں۔

### 9. عدل وانصاف:

اسلامی معاشرے کی سب سے بڑی خصوصیت جو کہ اسے دوسرے معاشروں سے ممتاز کرتی ہے وہ عدل وانصاف ہے۔ مسلمانوں کی تاریخ عدل وانصاف کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔عدل سے مراد کسی چیز کو اس کے صحیح مقام پر رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت عدل بھی ہے۔جس معاشرے میں عدل وانصاف ہوتا ہے وہ پرسکون اور ترقی کی طرف رواں دواں ہوتا ہے۔کہاوت ہے کہ:الملک یبقی مع الکفر ولا یبقی مع الظلم یعنی کفر پر مبنی حکومتیں تو قائم رہ جاتی ہیں لیکن ظلم پر مبنی حکومتیں قائم نہیں رہ سکتیں۔حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ کا عدل کے حوالے سے ایک مشہور واقعہ ہے کہ بنی مخدوم کی فاطمہ نامی ایک عورت چوری کے جرم میں پکڑی گئی۔جب اس کی سفارش کی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔ مسلم معاشروں میں چھوٹے بڑے امیر غریب کا کوئی فرق روا نہیں رکھا جاتا۔کیونکہ مسلمانوں کو اپنے رب کی طرف سے حکم دیا گیا ہے:

"اِعۡدِلُوۡا هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى"[21]

"عدل کیا کرو جو پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے"

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

21 Al-Quran, Almā'dh 5:8

”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سات قسم کے آدمیوں کو اپنے سایہ میں رکھے گا اور یہ ایسا دن ہوگا جب اور کسی جگہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اس میں سرفہرست آپ ﷺ نے امام عادل یعنی انصاف کرنے والے حاکم کا ذکر فرمایا۔ الخ“[22]

### 10. اسلامی حکومت کے چار اصول:

مسلمان صرف اللہ کی ذات کو خالق کائنات، حاکم اور مقتدرِ اعلیٰ سمجھتے ہیں۔

”اسلامی نظام میں اصل مطاع صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ وہی کائنات کا خالق ومالک ہے۔ لہٰذا ہر طرح کے قانونی اور سیاسی اختیارات کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔۔۔ قانون سازی، حلت وحرمت اور اوامر ونواہی کے اختیارات صرف اسی کے لئے ہیں“[23]

اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے احکامات سے ہم سرمو انحراف نہیں کرسکتے۔ یعنی ہمیں ہر معاملہ میں اللہ کے احکام ہی کی پیروی کرنی ہوگی۔ تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ کی پیروی کرنا لازمی ہے۔ مسلمان سے مراد ہی سر تسلیم خم کرنا ہے۔ یعنی جو مسلمان ہوگیا اس نے اللہ کے احکامات کو من و عن تسلیم کرلیا۔ اب اس کے لئے کوئی گنجائش نہیں بچتی کہ وہ زندگی کے کسی بھی معاملہ میں اپنے مرضی شامل کرے۔

### 11. اللہ کو بھولنے کا لازمی نتیجہ:

یعنی اللہ کو بھول جانے یا بھلائے رکھنے کا لازمی نتیجہ خود فراموشی ہے۔ بالفاظ دیگر اللہ کی معرفت سے ہی انسان کو اپنی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ جو انسان اس بات پر غور نہیں کرتا کہ اس کائنات میں اللہ کی کیا حقیقت ہے اور اس کی اپنی کیا حیثیت ہے وہ ہمیشہ غلط راستوں پر پڑھ کر اپنی عاقبت برباد کرلیتا ہے۔ لہٰذا صحیح راستے پر ثابت قدم رہنے کے لئے ضروری ہے کہ اسے ہر وقت اپنا پرور دگار یاد رہے۔ اس سے غافل ہوتے ہی وہ اپنے آپ اور اپنے انجام کو بھول کر فسق وفجور میں مبتلا ہوجائے گا۔[24]

### 12. خلاصہ بحث:

اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو عالم اسلام کو اس وقت درپیش تمام وسائل کی وجہ صرف اور صرف دین سے دوری ہے۔ اگر مسلمان ان مسائل سے چھٹکارا چاہتے ہیں تو انہیں تعلیمات قرآن پر عمل کرنا ہوگا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں۔ کتاب اللہ اور میری سنت۔ ان کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا۔ اگر ہم اللہ کے نبی ﷺ کے اس حکم پر عمل کرتے ہیں تو دنیا کی کوئی طاقت مسلمانوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کا تقاضا یہ ہے کہ ایک مسلمان اپنے قول اور فعل میں مطابقت پیدا کرے، اعمال کو قرآن وسنت کے تابع کرے، اوامر ونواہی کی بجاآوری کرے اور صدق وکذب کے فرق کو ملحوظ خاطر رکھے۔ قول سے اقرار کے ساتھ ساتھ فعل سے تصدیق ضروری ہے۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

22 Kīlānī, ‘Abd-al-Raḥmān, tafsīr Taysīr al-Qur’ān, V1 : Pg 416.
23 Ibid V4, Pg 417.
24 Kīlānī, ‘Abd-al-Raḥmān, tafsīr Taysīr al-Qur’ān, V1 : Pg 418.